[AS INTRODUCED IN THE NATIONAL ASSEMBLY]

A

BILL

further to amend the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 (VIII of 1961)

WHEREAS it is expedient to give protection to the Marriage, the family, the mother and the child, as envisaged in Article 35 of the constitution of Islamic Republic of Pakistan.

It is hereby enacted as follows:-

1. **Short title and commencement.**- (1) This Act may be called the Muslim Family Laws (Amendment) Bill, 2022.

(2) It shall come into force at once.

2. **Insertion of new section 5A, Ordinance VIII of 1961.**- In the Muslim Family Laws Ordinance, 1961(VIII of 1961), after section 5, the following new section 5A shall be added namely;

"5A Protection of Marriage.- (1) The state shall ensure the protection of family life and sacred marriage and no person shall be allowed to interfere in smooth running life of spouses or disintegrate or intrude or split the sacred marriage, family life of anyone in any means whatsoever by any way and deed.

(2) No person shall aid or abate or support the acts as mentioned in sub-section (1) above, in any situation and in any means."

(3) Nothing mentioned in sub-section (1) and (2) shall apply to any of the spouses who has filed suit in the court of competent jurisdiction for seeking due relief or with the relatives who have *mahram* relations with wife or husband in any manner.

(4) Whoever contravenes the provisions of sub-section (1) and (2) shall be punishable with simple imprisonment for a term which may extend to ten years but not less than five years and with fine which may extend to five hundred thousand rupees but not less than one hundred thousand rupees, or with both.

Provided the provisions of this new inserted section shall have overriding effect notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force and prevailing.".

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

Article 35 states that "The state shall protect the Marriage, the family, the Mother and the child". Islam being religion of nature and covering all human activity from cradle to grave ,has taken special care of the integrity, upkeep and preservation of family. In Islam family unit is fully oriented.

2. The family is the basic sphere of human activity. The child normally is aid to learn good manners, discipline and follow religion which he finds, his parents and other members of the family practicing or following. Therefore, all religions have laid special emphasis on the preservation, strengthening and protection of family.

3. Unfortunately in our country, hundreds of cases are lying pending in the courts where happy family is disturbed due to external undue and unpleasant contact with any one of spouse. In some cases husband due to his illegal and immoral contacts with other women. Case like these is where women were trapped due to these illegal and immoral contacts which resulted in Talaq and Khulah.

4. In above mentioned cases children suffered a lot. For the protection of family and specially minors, that both of spouses should adopt responsible behavior in their lives.Offence of breaking the family life must be punishable.

5. The amendment is proposed to achieve above purpose.

Sd/-

MOULANA ABDUL AKBAR CHITRALI,

Member, National Assembly

[قومی اسمبلی میں پیش کردہ صورت میں]

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۸ بابت ۱۹۶۱ء) میں مزید ترمیم کرنے کا

بل

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ شادی، خاندان، ماں اور بچے کو حفاظت فراہم کی جائے جیسا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۳۵ میں صراحت کی گئی ہے۔

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:-

۱۔ **مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ:-** (۱) یہ، مسلم عائلی قوانین (ترمیمی) آرڈیننس ،۱۹۶۱ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ پورے پاکستان میں وسعت پذیر ہوگا۔

۳۔ **دفعہ ۵ کے بعد نئی شق ۵/الف اور جملہ شرطیہ کا شامل کرنا:**

(۵/الف) شادی کی محافظت۔ (۱) ریاست خاندانی زندگی اور شادی کے تقدس کی حفاظت کو یقینی بنائے گی اور کسی شخص کو بھی کسی بھی ذریعے سے چاہے کچھ بھی ہو، کسی بھی طریقے اور فعل کے ذریعے ازدواج کی موزوں انداز میں چلتی ہوئی زندگی میں مداخلت یا اسے توڑنے یا اس میں مخل ہونے، واجب الاحترام شادی یا کسی فرد کی خاندانی زندگی میں تقسیم ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی"۔

(۲) کوئی بھی شخص کی کسی بھی صورتحال میں اور کسی بھی ذریعے سے ذیلی شق (۱) میں مذکور افعال کی معاونت، ان میں تخفیف یا ان کی حمایت نہیں کرے گا"۔

(۳) ذیلی شقات ۱ اور ۲ میں مذکور کسی بھی چیز کا اطلاق مناسب ریلیف کے حصول کی بابت مجاز دائرہ اختیار کی حامل عدالت میں مقدمہ دائر کرنے والے کسی خاوند یا بیوی یا ان کے محرم رشتہ داروں پر نہیں ہوگا۔

(۴) جو کوئی بھی ذیلی شق ۱ اور ۲ کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے قید محض جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے لیکن پانچ سال سے کم نہیں ہوگی اور جرمانہ جو کہ پانچ لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے لیکن ایک لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگا یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ فی الوقت نافذ العمل اور مروجہ کسی دیگر قانون میں مذکور کسی امر کے باوجود ہذا نئی شامل کردہ دفعہ کی تصریحات مؤثر رہیں گی۔

بیان اغراض و وجوہ

آرٹیکل ۳۵ بیان کرتا ہے کہ "ریاست شادی، خاندان، ماں و بچہ کو تحفظ فراہم کرے گی"۔

فطری مذہب ہونے کے ناطے اور مہد سے لحد تک جملہ انسانی سرگرمیوں کا احاطہ کرتے ہوئے اسلام نے سالمیت، دیکھ بھال اور خاندانی تحفظ پر خصوصی توجہ دی ہے۔

اسلام میں خاندانی اکائی کا مکمل تعین کیا گیا ہے۔

خاندان انسانی سرگرمیوں کا بنیادی دائرہ ہے۔ بچہ تمام طور پر وہ اچھے اخلاق، نظم وضبط سیکھتا ہے اور مذہب کی پیروی کرتا ہے جو وہ دیکھتا ہے، اس کے والدین اور خاندان کے دیگر افراد جو عمل کر رہے ہوں یا عمل پیرا ہوں۔ لہٰذا، تمام مذاہب نے خاندان کی حفاظت، مضبوطی وتحفظ پر خصوصی زور دیا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سینکڑوں مقدمات عدالتوں میں زیر التواء ہیں جن میں میاں بیوی میں سے کسی ایک کے ساتھ بیرونی غیر ضروری وناخوشگوار تعلق کی وجہ سے خوشحال خاندان پریشان ہے۔

بعض صورتوں میں شوہر دوسری عورتوں کے ساتھ غیر قانونی اور غیر اخلاقی روابط کی وجہ سے۔ اس طرح کے معاملہ میں یہ ہے کہ جہاں عورتیں مذکورہ غیر قانونی وغیر اخلاقی روابط کی وجہ سے پھنس گئیں وہاں پر نتیجہ طلاق اور خلع کی صورت میں نکلا ہے۔

مذکورہ بالا معاملات میں بچوں کو بہت زیادہ تکلیف اٹھانا پڑی ہے۔ خاندان اور خاص طور پر نابالغ بچوں کے تحفظ کے لئے یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں اپنی زندگیوں میں ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں۔

خاندان کو توڑنے کے جرم کی سزا ہونی چاہیے۔

بالا مقصد کے حصول کے لئے اس ترمیم کی تجویز دی گئی ہے۔

دستخط/۔

مولانا عبد الاکبر چترالی

رکن، قومی اسمبلی